تصریحات

ملک میں انتخابات کی آمد آمد ہے اور ایسا دکھائی دیتا ہے کہ اگر پاکستان میں ہندوستان کی تقلید نہ کی گئی اور انتخابات ایک سال کیلئے ملتوی نہ ہوئے تو فروری یا مارچ میں کروائے جائینگے اور پیپلز پارٹی کے بڑوں کی نقل و حرکت نیز ملک بھر میں لوگوں کی باجماعت، پارٹی میں شمولیت کے اعلانات اس بات کی غمازی کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ہم ایک بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر ملک میں واقعی جمہوریت کا چلن رکھنا منظور ہے اور انتخابات منصفانہ اور صحیح کروانے ہیں تو اس کیلئے دوسری سیاسی پارٹیوں کو بھی وہی سہولتیں میسر کی جانی چاہئیں جو کہ حکمران پارٹی کو حاصل ہیں کیونکہ انتخابات کو اس وقت تک منصفانہ نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ تمام فریق اس میں بھرپور اور یکساں طور پر حصہ نہ لیں اور انہیں ایک جیسے مواقع میسر نہ ہوں۔

ہم یہ بات بڑے دکھ سے کہنا چاہتے ہیں کہ عین اس وقت جبکہ پیپلز پارٹی کے لئے ملک میں اجتماعات پر کوئی پابندی اور رقدغن عائد نہیں اور اس کے بڑے اور چھوٹے جب چاہیں اور جہاں چاہیں اجتماعات منعقد کرسکتے ہیں، جلوس نکال سکتے ہیں، جلسے کرسکتے ہیں تو ایسے ہی حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی جماعتوں کو یہ سہولت کیوں میسر نہیں بلکہ

اس کے برعکس انہیں اجتماعات تو درکنار اپنے کارکنوں کی میٹنگیں تک کرنے کی اجازت نہیں۔ اور تو اور ہمارا خود اپنا مشاہدہ ہے کہ الیکشن کے قریب مختلف مذہبی اجتماعات پر بھی قدغنیں عائد کر دی گئی ہیں۔ خود ہمیں متعدد مقامات سے سیرت النبیؐ اور دیگر مذہبی عنوانات پر تقریر کے لئے بلایا گیا لیکن ہر مقام پر مقامی انتظامیہ نے جلسہ میں رکاوٹ ڈالی اور مسجد کی چاردیواری کے اندر بھی لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ دی۔ یہ بات نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ انصاف کے تقاضوں کے بھی منافی کہ اپنوں کے لیے تو خالصۃً سیاسی اور انتخابی جلسے بھی مباح ہوں اور دفعہ ۱۴۴ کے باوجود، لیکن دوسروں کیلیے طرح طرح کی پابندیاں، اور اس پر مستزاد مختلف قسم کی تعزیرات اور ٹریبونلوں کا قیام، قید و بند کی صعوبتیں اور ترغیب و تحریص اور تخویف و تہدید کے حربے!

ہم یہی گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ صورتِ حال کسی طور بھی مناسب اور صحیح نہیں، اور جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے بھی مخالف ہے۔ اور اس صورتِ حالات میں کوئی بھی صحت مند روایات ابھر نہیں سکتیں۔